خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ص | 19-مارچ 1996ء

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۲۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 65 | منگل 28 شوال - 1416ھ 19 امان 1375ھش 19 مارچ 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گناہوں سے بچنے کا بڑا ذریعہ خوفِ الٰہی ہے

یاد رکھنے کا مقام ہے کہ بیعت کے چند الفاظ جو زبان سے کہتے ہو کہ میں گناہ سے پرہیز کروں گا یہی تمہارے لئے کافی نہیں ہیں اور نہ صرف ان کی تکرار سے خدا راضی ہوتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک تمہاری اس وقت قدر ہو گی جبکہ دلوں میں تبدیلی اور خدا تعالیٰ کا خوف ہو۔ ورنہ ادھر بیعت کی اور جب گھر میں گئے تو وہی برے خیالات اور حالات رہے تو اس سے کیا فائدہ؟ یقیناً مان لو کہ تمام گناہوں سے بچنے کے لئے بڑا ذریعہ خوف الٰہی ہے۔ اگر یہ نہیں ہے تو ہرگز ممکن نہیں کہ انسان ان سب گناہوں سے بچ سکے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

عدل کی حالت یہ ہے جو متقی کی حالت نفس امارہ کی صورت میں ہوتی ہے۔ اس حالت کی اصلاح کے لئے عدل کا حکم ہے۔ اس میں نفس کی مخالفت کرنی پڑتی ہے۔ مثلاً کسی کا قرضہ ادا کرنا ہے لیکن نفس اس میں یہی خواہش کرتا ہے کہ کسی طرح سے اس کو دبالوں اور اتفاق سے اس کی میعاد بھی گزر جاوے۔ اس صورت میں نفس اور بھی دلیر اور بے باک ہو گا کہ اب تو قانونی طور پر بھی کوئی مؤاخذہ نہیں ہو سکتا۔ مگر یہ ٹھیک نہیں۔ عدل کا تقاضا یہی ہے کہ اس کا دین واجب ادا کیا جاوے اور کسی حیلے اور عذر سے اس کو دبایا نہ جاوے۔

مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض لوگ ان امور کی پروا نہیں کرتے اور ہماری جماعت میں بھی ایسے لوگ ہیں جو بہت کم توجہ کرتے ہیں۔ اپنے قرضوں کے ادا کرنے میں۔ یہ عدل کے خلاف ہے۔ آنحضرت ﷺ تو ایسے لوگوں کی نماز نہ پڑھتے تھے۔ پس تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہئے اور ہر قسم کی خیانت اور بے ایمانی سے دور بھاگنا چاہئے۔ کیونکہ یہ امر الٰہی کے خلاف ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 607)

ربوہ میں پھل دار درختوں کی شجرکاری کے بارے میں حضرت امام جماعت احمدیہ کا ارشاد

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ربوہ میں پھل دار درختوں کی شجرکاری کے بارے میں صدر صاحب عمومی کے نام اپنے ارشاد میں فرمایا ہے۔

"ربوہ میں ایک مہم چلائیں کہ ہر گھر میں خواہ وہ چھوٹا ہی ہو۔ پھل والے کم از کم تین پودے ضرور لگیں۔ امرود، کینو اور ایک کوئی اور پھل والا پودا۔ اس سے وہ غریب طبقہ جو خرید کر پھل کھانے کی طاقت نہیں رکھتا وہ اپنے گھر میں تیار شدہ پودوں سے پھل حاصل کر کے کسی حد تک اس کمی کو پورا کر سکے گا۔"

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے اس ارشاد کی روشنی میں صدر عمومی صاحب ربوہ نے ایک تفصیلی ہنگامی پروگرام بنایا ہے۔ جس کے تحت 'مرکز' بلاکس اور محلہ جات کی سطح پر کمیٹیوں کا تقرر کر دیا گیا ہے جو ہر گھر تک پھل دار پودے پہنچانے کا کے علاوہ رہنمائی اور نگرانی بھی کرے گی۔ 20- مارچ تک ہر گھر میں تین پودوں کے لئے گڑھے تیار کر کے دریا کی مٹی (بھل) ڈالی جائے گی۔ جس گھر میں مرد نہ ہوں تو محلہ کی کمیٹی وقار عمل کے ذریعے خدمت انجام دے گی۔ 20 سے 30 مارچ تک ہر گھر میں صدر محلہ کی نگرانی میں پودے لگوائے جائیں گے۔

سکن سپیشلسٹ کی آمد

○ مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمی صاحب Skin Specialist لاہور سے فضل عمر ہسپتال ربوہ تشریف لائیں گے وہ مورخہ 29-3-96 بروز جمعہ مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب ڈاکٹر صاحب کی موجودگی سے فائدہ اٹھائیں (جلدی امراض کے مریض)

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال)

مذہب کی اصل قدر یہ ہے کہ عملی طور پر نفع پہنچائے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

صداقت اپنی ذات میں گو کسی تصدیق کی محتاج نہیں لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہمیشہ قیمت اور قدر اسی نسبت کے لحاظ سے ہوتی ہے جس نسبت سے کہ وہ لوگوں کو نفع اور فائدہ پہنچا سکتی ہے۔ ہر ایک چیز کی قیمت وہی ہوتی ہے۔ جو اس سے دنیا کو فائدہ پہنچ سکتا ہے اور سکتا ہے اور سکنا میں میں فرق ہے "سکتا" دو طرح پر ہوتا ہے ایک تو یہ کہ وہ چیز خود اپنی ذات کے لحاظ سے کتنا نفع پہنچا سکتی ہے اور ایک یہ کہ واقعہ میں کتنا نفع پہنچاتی ہے۔ اگر ایک چیز فائدہ دینے والی ہے اور وہ نفع پہنچا سکتی ہے لیکن عملاً وہ نفع نہ دے تو کم سے کم وہ اس زمانہ کے لئے جس میں وہ دنیا کو نفع نہیں پہنچا رہی ایک بے حقیقت چیز ہے۔ اس کی اصل قیمت اسی وقت سے شروع ہو گی کہ جب وہ دنیا کو فائدہ پہنچانا شروع کر دے۔

مذاہب کی قدر و قیمت بھی میرے نزدیک اس لحاظ سے ہے۔ بے شک اس میں کوئی شک اور شبہ نہیں کہ مذہب میں وہ طاقتیں ہیں کہ جس سے دنیا کو بہت فائدہ پہنچ سکتا ہے اور یہی بات ہے کہ جس کی وجہ سے وہ دوسروں سے ممتاز اور افضل ہے۔ لیکن محض اس نسبت کے لحاظ سے کہ اس میں ایسی طاقتیں موجود ہیں۔ اس کی اصل قدر و قیمت ظاہر نہیں ہوتی۔ اس کی اصل قیمت اور قدر جب ہو گی کہ وہ عملی طور پر لوگوں

باقی صفحہ 2 پر

دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں کا اظہار ہوتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

19- امان 1375 ھش — 19 - مارچ 1996ء

اہلیت اور تجربہ

کوئی بھی کام کرنا ہو تو نہ صرف اس کام کی اہلیت ضروری ہے بلکہ یہ بھی لازمی ہے کہ اس کا تجربہ ہو۔ تجربہ نہ ہونے سے یہ تو ہو سکتا ہے کہ اس شخص کو یہ معلوم ہے کہ کام کس طرح کرنا ہے لیکن چونکہ وہ کام کرنے کی عادت نہ ہو گی۔ یا یوں کہئے کہ اس کی پریکٹس نہ ہو گی اس لئے وہ کام ٹھیک طرح نہیں کر سکے گا۔ یا اگر ٹھیک طرح کر سکے گا تو وقت زیادہ لے گا۔ یا اس پر خرچ زیادہ اٹھے گا۔ اسی لئے دیکھا گیا ہے کہ ملازمتوں کے لئے جہاں کوالی فیکیشن کا ذکر ہوتا ہے وہاں تجربہ کا بھی ذکر کیا جاتا ہے۔ اگر دو شخص ملازمت کے لئے آئیں دونوں کی تعلیم ایک جیسی ہو تو دیکھا یہ جائے گا۔ کہ دونوں میں سے تجربہ کس کا زیادہ ہے۔ کیونکہ اہلیت کو پختہ کرنے کے لئے اور اہلیت کو صحیح طور پر استعمال کرنے کے لئے تجربہ کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں تجربہ کا یہ مطلب ہے کہ انسان نے کوئی کام بار بار کیا ہو۔ اور بار بار کسی کام کے کرنے کی وجہ سے اس کے متعلق بہت سی باتیں سامنے آجاتی ہیں۔ کہاں مشکل پیش آتی ہے۔ کیا مشکل پیش آتی ہے۔ اس کو آسان کیسے بنایا جا سکتا ہے۔ یہ ساری باتیں تجربہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ ہمیں بھی یہ چاہئے کہ ہم کسی بھی کام کی اہلیت پیدا کرنے کے بعد اس کو تجربہ سے پختہ کرنے کی کوشش کریں۔ ہم دفاتر میں کام کرتے ہوں۔ دکانوں پر کام کرتے ہوں کسی اور جگہ کسی کام پر مامور ہوں تجربہ کا خاص خیال رکھنا بڑا ضروری ہے۔ بعض اوقات انسان یہ بھی سمجھتا ہے کہ چونکہ میں نیک نیتی کے ساتھ یہ کام کر رہا ہوں یقیناً میں درست کام کر سکوں گا۔ نیک نیتی اپنی جگہ کیونکہ نیک نیتی کا مطلب صرف یہ ہے کہ آپ محنت بھی کرنے کو تیار ہیں۔ آپ وقت بھی دینے کو تیار ہیں اور اگر کچھ خرچ کرنا پڑے تو خرچ کرنے کے لئے بھی تیار ہیں۔ لیکن ان میں سے کوئی بات بھی تجربہ کا بدل نہیں ہو سکتی اور تجربہ کے لئے نہ صرف کام کو بار بار کرنا ضروری ہے۔ بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ ہم طریق کار پر نگاہ رکھیں۔ کیا بات کامیاب ہوئی اور کیا ناکام۔ کس چیز نے آسانی پیدا کی اور کون سی راہ میں روڑا بن کر آگئی۔ اسی سلسلے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ایک ارشاد پیش کیا جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"ہماری جماعت میں میں دیکھتا ہوں بہت لوگ اخلاص سے کام کرنے والے ہیں مگر افسوس کہ کئی ایسے ہیں جو کام کا تجربہ نہیں رکھتے اور زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ تجربہ حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ وہ یہی سمجھتے ہیں کہ صرف اخلاص کافی ہے۔ مثلاً کسی صیغے کا افسر یا ہیڈ کلرک یا مدرسے کا ہیڈ ماسٹر یا قاضی یا مولوی جو کام پر مقرر کیا جاتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ میرے جوش سے کام ہو جائے گا۔ حالانکہ خالی جوش سے یہ تو ممکن ہے کہ نقصان ہو جائے۔ مگر کامیابی نہیں ہو سکتی۔"

گویا کہ اخلاص 'اخلاص نیت' اہلیت 'کام کرنے کی لگن اور اس کے لئے جوش یہ ساری باتیں ضروری تو ہیں لیکن ان کے ساتھ ساتھ تجربہ کی ضرورت ہے۔ پنجابی میں ایک مثال ہے "یا راہ پیا جانے یا واہ پیا جانے" گویا کہ جب تک کسی بات کا تجربہ نہیں ہوتا اس وقت تک اس کے سارے پہلو سامنے نہیں آتے۔ علمی طور پر سامنے آبھی جائیں۔ تو عملی طور پر سامنے نہ آنے کی وجہ سے کام میں کہیں نہ کہیں 'کوئی نہ کوئی' خرابی رہ جاتی ہے۔ پس ہمیں اپنے اپنے کام میں اہلیت بھی پیدا کرنی چاہئے اور تجربہ بھی حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جوں جوں ہمیں کسی بات کا تجربہ ہو گا۔ ہم وہ کام آسانی کے ساتھ بہتر طریق پر کر سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

قدم قدم پہ مرے وہ جلا رہے ہیں چراغ
نظر نظر میں دکھاتے ہیں کائنات کا رنگ
میں اور کس کی طرف موڑ لوں نظر اپنی
ہر ایک سمت ہے نسلوں کا اور ذات کا رنگ

ابوالاقبال

○

اللہ اللہ رونقِ ارض و سمائے قادیاں
میری آنکھوں' میرے دل میں ہے ضیائے قادیاں

آہ وہ کیفیتِ صبح و مسائے قادیاں
دل تڑپ اٹھتا ہے رہ رہ کر برائے قادیاں

ولولے دل میں یہ اٹھتے ہیں برائے قادیاں
ہر جگہ عالم میں لہرائے لوائے قادیاں

اُن کو حرصِ جاہِ دنیا خواہشِ عقبیٰ اِسے
بڑھ کے ہے شاہان عالم سے گدائے قادیاں

آگیا ہے گوہرِ مقصود ہاتھ آنے کا وقت
مژدہ اے غواصِ دریائے وفائے قادیاں

ابتدا سے تھی یہ خواہش حضرتِ محمود کی
کاش میں دنیا میں پہنچاتا ندائے قادیاں

شکر للہ وہ تمنّا آج پوری ہو گئی
جس طرف بھی جاؤ آتی ہے نوائے قادیاں

نورِ حق پھیلے جہاں میں۔ ظلمتیں کافور ہوں
شمسؔ چمکیں شمس بنکر ذرّہ ہائے قادیاں

مولانا جلال الدین شمس

(الفضل 12-مارچ 1958ء)

بقیہ صفحہ 1

کو نفع پہنچائے۔ سونے کی قیمت اس وقت سے پڑنی شروع ہوتی ہے جب وہ کان سے باہر آجاتا ہے اور لوگ اس سے نفع حاصل کرتے ہیں۔ لیکن جب تک وہ کان کے اندر مخفی ہوتا ہے اس کی کوئی قیمت اور قدر نہیں ہوتی۔ سمندر کی تہہ میں لاکھوں موتی موجود ہیں مگر ان کی کیا قیمت ہو سکتی ہے۔ ان کی قیمت اسی وقت ہوتی ہے کہ جب وہ لوگوں کے ہاتھوں میں آتے ہیں اور ان کا استعمال شروع کر دیتے ہیں۔

اسی طرح مذہب کی اصل قیمت بھی اس وقت سے شروع ہوتی ہے کہ جب وہ دنیا کو فائدہ پہنچائے۔ پس کسی مذہب اور سلسلہ پر تب ہی فخر کیا جا سکتا ہے اور اس کے ماننے والے تب ہی اس پر ناز کر سکتے ہیں کہ وہ دنیا میں اس کو پھیلا کر لوگوں کو اس کا حلقہ بگوش بنا دیں۔

مجھے افسوس سے اس امر کا اظہار کرنا پڑتا ہے کہ ہماری جماعت کو جس کا قیام اس اشاعت کے زمانہ میں ہوا ہے وہ اس اشاعت کے کام میں بہت پیچھے ہے۔ جو تعداد اس وقت کام کرنے والوں کی ہے۔ اور جو تعداد اس وقت سلسلہ میں داخل ہونے والوں کی ہے۔ ان کی تعداد اور اپنے کام کو مدنظر رکھتے ہوئے میں کہہ سکتا ہوں کہ جو کچھ ہم نے کیا وہ بالکل حقیر ہے۔ یہ بات جو میں کہتا ہوں تو اپنی محنت کے لحاظ سے ورنہ خدا کے فضلوں پر نظر کرتے ہوئے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ اس کا فضل اور انعام ہی انعام ہے۔ مگر ہمیں جو کوشش اور محنت سے کام لینا چاہئے تھا اور جو اس کے نتائج پیدا ہونے چاہئیں تھے نہ ہم نے وہ کوشش کی اور نہ وہ نتائج پیدا ہوئے۔

(از خطبہ 13- فروری 1925ء)

خلافت لائبریری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے 18- نومبر 1994ء کو خطبہ میں فرمایا:-

بعض امور کے علاوہ خصوصیت سے غیبت کے متعلق معاشرے کو متنبہ کیا گیا ہے- اور ایسے الفاظ میں متنبہ کیا گیا ہے کہ اگر کوئی انسان اس پیغام کی حقیقت کو سمجھ لے تو غیبت کا تصور بھی اس کے قریب نہ پھٹکے- لیکن جس رنگ میں یہ ذکر فرمایا گیا ہے- اس میں یہ بات بھی نکلتی ہے کہ اس مکروہ چیز کا شوق تم لوگوں میں اتنا پایا جاتا ہے کہ گویا اس کو جانتے بوجھتے ہوئے بھی تم بے اختیار اس کی طرف کھنچے چلے جاتے ہو-

خدا تعالیٰ فرماتا ہے- اے لوگو اول اندازے لگانے سے اجتناب کیا کرو- اور بہت زیادہ عادت جو ہے تخمینوں کی کہ یہ ہوا ہو گا اور یہ ہوا ہو گا یہ ایک ایسی مہلک عادت ہے کہ ان اندازوں میں سے بعض یقیناً گناہ ہوتے ہیں- پس تم ایک ایسے میدان میں پھرتے ہو جس میدان میں خطرناک گڑھے ہیں- یا جنگل کے درندے ہیں- تم سمجھتے ہو کہ تم دیکھ بھال کر قدم اٹھا رہے ہو- مگر جو ایسے خطرے مول لیتا ہے یقیناً اس کا پاؤں کہیں نہ کہیں رپٹ جاتا ہے- غلطی سے کسی گڑھے میں پڑ جاتا ہے- یا کسی درندے کے چھپنے کی جگہ کے قریب سے گزرتا ہے- اور اسے حملے کی دعوت دیتا ہے- تو مراد یہی ہے کہ ہر ظن گناہ نہیں ہے- یہ درست ہے- بعض ظن جو درست ہوں حقیقت پر مبنی ہوں وہ خدا کے نزدیک گناہ نہیں لیکن ظن کرنے کی عادت خطرناک ہے اور اس کے نتیجہ میں ہرگز بعید نہیں کہ تم سے بعض بڑے گناہ سرزد ہوں-

دوسری بات یہ فرمائی کہ تجسّس بھی نہ کیا کرو- ظن کا جو تعلق ہے وہ تجسّس سے بہت گہرا ہے- جب انسان کو یہ شوق ہو کہ کسی کی کوئی کمزوری معلوم کرے تو اس وقت جو ظن ہے وہ زیادہ گناہ کے قریب ہوتے ہیں- کیونکہ انسان اپنے بھائی یا اپنی بہن میں بدی ڈھونڈ رہا ہوتا ہے- اور تجسّس کی عادت اگر ظن کی عادت کے ساتھ مل جائے تو بہت بڑا احتمال پیدا ہو جاتا ہے کہ یہ شخص گناہ گار ہو گا- پس اس مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے یہ فرمایا کوئی تم میں سے کسی دوسرے شخص کی غیبت نہ کرے- یعنی اس کی غیبوبیت میں اس کی عدم موجودگی میں اس پر تبصرے نہ کیا کرے- یہ پہلا جو مضمون بیان ہو رہا ہے اس کا آخری طبعی نتیجہ ہے جو شخص ظن کی عادت رکھتا ہے جلدی سے نتائج نکالتا ہے کہ یہ ہوا ہو گا- اور جو شخص تجسّس کی عادت رکھتا ہے وہ اپنے ظن میں گناہ کے قریب تر پہنچ جاتا ہے- کیونکہ تجسّس کا مطلب ہے کہ اسے شوق ہے کچھ معلوم کرنے کا اس لئے بے وجہ ظن نہیں کر رہا- یونہی اتفاقاً ظن نہیں کر رہا- بلکہ اسے کسی خاص مقصد کی تلاش میں ظن ہے اس کا- اور ایسے موقعہ پر وہ نتیجہ نکالنا جو غلط ہے اور محض اپنے تجسّس کے شوق میں اس نے نکالا ہے یہ ایک طبعی بات ہے ایسا احتمال بہت بڑھ جاتا ہے- تیسری صورت میں اگر تجسّس کرتا ہے تو کیوں کرتا ہے- بنیادی طور پر اس کو اپنے بھائی یا بہن سے کوئی دبی ہوئی مخفی نفرت ہوتی ہے- وہ پسند نہیں ہوتا- اور غیبت اسی کی کی جاتی ہے جو پسند نہ ہو- کبھی آپ یہ نہیں دیکھیں گے کہ ماں باپ بیٹھ کر بچوں کی غیبت کر رہے ہیں- یا بچے بیٹھ کر ماں باپ کی غیبت کر رہے ہیں- اگر ایسا ہو تو بنیادی طور پر ان کے تعلقات کے نظام میں کوئی ایسا رخنہ ہے جسے پاگل پن کہا جا سکتا ہے- مگر غیبت اور کسی شخص سے پرخاش رکھنا کوئی اس کے متعلق حسد کا پیدا ہونا اس قسم کے محرکات ہیں جو تجسّس کی پہلے عادت ڈالتے ہیں اور پھر جب تجسّس ان کے سامنے کوئی تصورات پیش کرتا ہے حقائق نہیں- بلکہ وہ ظن جو ان کی عادت میں داخل ہے- تجسّس کے نتیجہ میں یہ اندازے لگاتا ہے کہ ہم یہاں تک تو پہنچ گئے ہیں اندر کمرے میں جا کر تو نہیں دیکھا- مگر صاف پتہ لگتا ہے کہ یہ ہوا ہو گا- اور چونکہ بدنیتی سے ہی اس سفر کا آغاز ہے اس لئے جو بھی ماحصل ہے وہ یقینی ہو یا غیر یقینی ہو- وہ اسے آگے مجالس میں بیان کر کے اس کے چسکے لیتے ہیں- یہ ایک پورا نفسیاتی سفر ہے جو غیبت کرنے والا اختیار کرتا ہے جس کو (کلام الٰہی) نے سلسلہ بسلسلہ اسی طرح بیان فرمایا ہے جس طرح انسانی فطرت میں یہ بات پائی جاتی ہے- لیکن غیبت کی صرف یہ وجہ نہیں ہے یہ مراد نہیں ہے کہ اس کے سوا اور کوئی غیبت نہیں ہے- غیبت بغیر تجسّس کے بھی پیدا ہوتی ہے- غیبت ایک شخص کی بدی جو کھل کر اس کے سامنے آئی ہے اور تجسّس کے نتیجہ میں نہیں اس کو نفرت کی نظر سے دیکھتے ہوئے اس میں دور کرنے کی کوشش کے بجائے ان لوگوں کو پہچان کر جو اس کو سن کر اس شخص سے اور دور ہٹ جائیں گے اور اس کی اس شخص سے دشمنی میں اس کے طرفدار ہو جائیں گے یہ نیت بھی ہوتی ہے- اور بعض دفعہ حقائق پر مبنی غیبتیں بھی کی جاتی ہیں- اور ہر نیت کا ٹیڑھا ہونا لازم ہے- ورنہ یہ گناہ نہیں-

وہ جن کو منصب عطا ہوتا ہے بعض ذمہ داریاں عطا ہوتی ہیں بعض دفعہ وہ اپنے تبصرے کو بعض دوسرے لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں- اور مقصد یہ نہیں ہوتا کہ (اللہ پناہ دے) ان کے اور ان سننے والوں کے درمیان کوئی نفرت کی خلیج پیدا کریں- یا دوریاں پیدا کریں- بلکہ ایک قسم کی نصیحت ہوتی ہے- ایک مثال کو پیش کرتے ہوئے کہ دیکھو یہ ناپسندیدہ فعل تھا تمہیں ایسے نہیں کرنا چاہئے- اور اس سے زیادہ چونکہ نیت میں کوئی رخنہ نہیں ہوتا اس لئے اللہ کے حضور اسے ہرگز غیبت شمار نہیں کیا جائے گا- نہ کبھی حضرت اقدس محمد مصطفےٰ ﷺ نے غیبت فرمائی-

---

مطالباتِ تحریک جدید

تحریک جدید کے مطالبات میں سے پہلے مطالبے کے متعلق دیگر باتوں کے علاوہ حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا:-

میں نے جو سادگی کی ایک ہدایت کی ہے کہ کھانا سادہ اور لباس سادہ ہو اس کا اثر باہر کے احمدی تاجروں پر تو شائد اتنا نہ پڑے مگر قادیان کے تاجروں پر (موجودہ وقت میں کہا جا سکتا ہے کہ ربوہ کے تاجروں پر- الفضل) اس کا زیادہ اثر پڑے گا- ایک طرف تو ہم ان سے چندوں کی اپیلیں کرتے ہیں اور دوسری طرف ان کے گاہکوں کو کھانے اور لباس میں کمی کرنے کی تعلیم دے کر ان کی بکری کو کم کرتے ہیں- اس سے انہیں یقیناً نقصان ہو گا- قادیان کے احمدی (اب ربوہ کے احمدی) دوکانداروں کی بکری نوے فی صدی احمدیوں سے ہوتی ہے- اس لئے وہ ضرور توجہ کے مستحق ہیں- اس لئے انہیں نقصان سے بچانے کے لئے میں نے دو تجاویز کی ہیں-

بیرونی احباب کا خرچ میں حکم تو نہیں دیتا مگر تحریک کرتا ہوں کہ جماعت کے ایسے لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے ملی مفاد کے سمجھنے کی توفیق دی ہے- وہ سب چیزیں یہاں سے ہی خریدا کریں- اگر اس سے انہیں کوئی نقصان ہو گا تو یہ نقصان بھی فائدے کا موجب ہو گا- اس لئے جہاں تک ہو سکے یہاں کے دوکانداروں سے ہی چیزیں خریدا کریں-

دوکانداروں کو نصیحت اس سلسلے میں یہاں کے دوکانداروں کو یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے وہ چیزوں کی قیمت کم رکھا کریں- تھوڑی بکری پر زیادہ منافع کا اصول نہ رکھیں بلکہ زیادہ بکری پر تھوڑا منافع کا اصول رکھیں- دونوں طرح ان کے گھر میں اتنا ہی آ جائے گا- پس وہ نفع کم بنائیں-

(2) جو دوست باہر سے یہاں آتے ہیں وہ بھی ایسی چیزیں جو یہاں سے خرید کر لے جا سکیں جیسے کپڑے وغیرہ یہاں سے تیار کروالیا کریں- میری اس اقتصادی تعلیم سے انہیں جو رقم بچے گی قادیان سے اشیاء خریدنے میں اگر اس میں سے کچھ حصہ خرچ ہو جائے تو پھر بھی وہ نفع میں رہیں گے- میں نے اپنی ذات میں تو اس پر عمل بھی کرنا شروع کر دیا ہے-

اسی طرح جلسہ سالانہ یا مجلس شوریٰ کے موقعہ پر جو لوگ آتے ہیں وہ سارے کے سارے بڑے شہروں کے رہنے والے ہی نہیں ہوتے بلکہ کئی ایسے مقامات پر رہائش رکھنے والے ہوتے ہیں جہاں چیزوں کی قیمتیں ایسی ہی ہوتی ہیں جیسی یہاں- وہ بھی اگر ایسی چیزیں اگر آسانی سے ساتھ لے جا سکیں یہاں سے خریدیں یا کپڑے یہاں سے بنوالیا کریں تو یہاں کے دکانداروں کی بکری زیادہ ہو سکتی ہے-

---

یادِ ماضی

ہماری تاریخ

مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری امیر اور مربی انچارج احمدیہ مشن- سیرالیون- لائبیریا تبدیل ہو کر جا رہے ہیں- آپ نے ایم- وی- سولیما (بحری جہاز) پر جمعہ کے روز سفر شروع کیا- احمدیہ جماعت فری ٹاؤن نے آپ کے لئے الوداعی تقریب میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیابی عطا کرے- مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری نے سیرالیون میں تقریباً 19 سال خدمت دین کا فریضہ سرانجام دیا ہے- اب وہ لائبیریا بھیجے گئے ہیں تاکہ وہاں پر بھی مشن کے کام میں تیزی پیدا ہو سکے- اس مشن کی اہمیت کے پیش نظر آپ کی وہاں تبدیلی کی گئی ہے- لائبیریا سارے افریقہ میں سب سے پہلے آزاد ہونے والا ملک ہے- وہاں پر اس بات کے بہت مواقع ہیں کہ احمدیت جلد جلد ترقی کرے- مولانا محمد صدیق سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ ملک کا جائزہ لے کر مرکز احمدیت کو اطلاع دیں کہ مزید اس ملک کے لئے کیا کچھ کیا جا سکتا ہے- سیرالیون میں آپ نے حال ہی میں نذیر احمدیہ پرنٹنگ پریس قائم کیا تھا- جہاں سے اپنا اخبار افریقن کریسنٹ بھی چھپتا ہے اور دیگر لوگوں کے لئے بھی مختلف قسم کے کام سرانجام دئے جاتے ہیں- نیٹو اتھاریٹیز یعنی مقامی حکومت کے مراکز بھی اسی پریس سے کام کرواتے ہیں- جہاں تک احمدیہ مرکزی سکول بو

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر صلاح الدین (نیویارک 'امریکہ)

ہم اور راستے

راستہ سے مراد رہگذر' سڑک' طریقہ' طرز' تدبیر اور حکمت کے ہیں۔ یہی مفہوم مدنظر رکھتے ہوئے اگر اپنے شہروں اور قصبوں کے راستوں پر نظر دوڑائیں تو دیکھیں کہ کیا ہو رہا ہے۔

پاکستان کے شہروں اور قصبوں کے راستوں پر جو ٹریفک چلتی ہے ان میں ٹرک' بسیں' کاریں' موٹر سائیکل' تانگے' ریڑے اور پیدل چلنے والے لوگ شامل ہیں۔ اور جب ہم اس ٹریفک پر نظر دوڑاتے ہیں تو ملک ایک ایسا منظر نظر آتا ہے کہ "الاماں والحفیظ" کار کے ڈرائیور سے لے کر سائیکل سوار تک یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اس راستہ یا سڑک کے مالک ہیں اور جو چاہیں وہ کر سکتے ہیں (سوائے چند لوگوں کے)۔ اگر ہماری سڑکوں پر کاروں یا چلنے والوں کے لئے نشان یا لائنیں نہیں لگی ہوئیں تو ہمارے ذہنوں پر ٹریفک کے چند اصول وضوابط نقش ہو جانے چاہئیں اور انفرادی طور پر یہ کوشش کرنی چاہئے کہ کم از کم ہم ان اصولوں پر عمل کریں جو دین نے ہمیں سکھائے ہیں اور یہ سوچیں کہ ہم ایک دوسرے کی حق تلفی تو نہیں کر رہے۔

کاریں اور موٹر سائیکل ہماری ٹریفک کی سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ کار اور موٹر سائیکل کے ہارن کا بے جا اور غیر ضروری استعمال کیا جاتا ہے۔ کار یا سکوٹر والا یہ سمجھتا ہے کہ اگر وہ ہارن مسلسل بجائے گا تو لوگ اس کے لئے آگے سے ہٹ جائیں گے اور وہ تیز رفتاری سے سڑک پر چلتے رہیں گے۔ برطانیہ میں تو شاذ ہی کسی نے ہارن کی آواز سنی ہوگی۔ اور ہارن کا غیر ضروری اور بے جا استعمال گالی تصور کیا جاتا ہے۔

جب کار یا موٹر سائیکل والے دائیں یا بائیں مڑنا چاہیں تو اشارہ کی بتی موڑ سے کم از کم 100 فٹ پہلے روشن کرنی چاہئے۔ تاکہ پیچھے سے آنے والی ٹریفک محتاط ہو جائے۔ اور موڑ سے 50 فٹ پہلے اپنی رفتار کم کرنا شروع کر دیں۔ اشارہ نہ دینے کی وجہ سے ہر سال وطن عزیز میں لاکھوں حادثات ہوتے ہیں اور قیمتی جانیں بھی ضائع ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح کئی ٹرکوں' بسوں' رکشوں اور کاروں کی پچھلی بتی یا تو ٹوٹی ہوئی ہوتی ہے یا پھر اس کا بلب فیوز ہوتا ہے۔ اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ پچھلی بتی صحیح کام کر رہی ہو۔

یہ بین الاقوامی اصول ہے کہ تعلیمی اداروں' بازاروں' اور آبادی کے درمیان سے جو راستے گزرتے ہیں وہاں سے بہت ہی سست رفتاری سے ٹریفک گزارنی چاہئے۔ جیسے مغربی ممالک میں اگر بچے سکول بس یا ویگن پر سوار ہو رہے ہوں یا اتر رہے ہوں تو آنے والی ٹریفک سکول بس سے پیچھے روکنی پڑتی ہے۔ اور جب سکول بس چل پڑے پھر باقی ٹریفک چلتی ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کو بہت زیادہ جرمانہ ادا کرنا پڑتا ہے اور اس کا ڈرائیونگ لائسنس بھی منسوخ ہو سکتا ہے۔

ہسپتالوں اور تعلیمی اداروں کے گردونواح سے جو راستے گزرتے ہیں وہاں ہارن' بجانا ممنوع ہوتا ہے۔

ٹریفک کے اصولوں میں سے ایک Rule of thum بھی ہے۔ کہ جس رفتار سے عام ٹریفک چل رہی ہے ہماری گاڑی کی رفتار بھی وہی ہونی چاہئے۔ اگر ہم زیادہ اور سست رفتار ٹریفک میں سے ادھر ادھر مڑ کر اپنی گاڑی آگے نکالنا چاہیں گے تو ہماری یہ حرکت ٹریفک جام کر سکتی ہے۔ اور اس وجہ سے ہمارا اپنا اور دوسروں کا وقت بھی ضائع ہوتا ہے۔ مثل مشہور ہے کہ

Slow and Steady wins the Race

اور جب ٹریفک جام ہو جاتی ہے تو پھر اکثر لوگ خوب ہارن بجاتے ہیں۔ کیا ہارن بجانے سے مسئلہ حل ہو سکتا ہے.......

"راستے کا حق" ("Right of Way") کا بھی ضرور خیال رکھنا چاہئے۔ چھوٹی سڑک سے بڑی سڑک پر داخل ہوتے وقت ضرور رکیں' پھر دیکھیں کہ کوئی تیز رفتار ٹریفک تو نہیں آ رہی۔ پھر راستہ صاف ہونے کی صورت میں آگے حرکت کریں۔

سڑکوں پر جہاں رکئے' آہستہ چلئے' خطرناک موڑ' حد رفتار۔ پارک نہ کریں وغیرہ کے نشانات لگے ہوتے ہیں ان کی پابندی کرنی چاہئے۔ اور جہاں نہیں بھی لگے ہوئے وہاں موقع محل کے مطابق احتیاط سے کام لینا چاہئے۔

ٹریکٹر ٹرالی کسان آجکل گنا اور دوسری اجناس کی منتقلی کے لئے ٹریکٹر ٹرالی استعمال کرتے ہیں۔ نہ تو ان کی پچھلی بتی ہوتی ہے۔ اور ٹرالی کو اس قدر اوور لوڈ کیا ہوتا ہے کہ چاروں طرف گنے باہر نکلے ہوتے ہیں۔ دونوں طرف سے آنے والی ٹریفک کے ڈرائیوروں کو رات کے وقت اس بات کا اندازہ نہیں ہوتا کہ کراس کرنے کے لئے سڑک پر کوئی جگہ ہے بھی کہ نہیں۔ اور اس وجہ سے بے شمار حادثات سڑک پر نظر آتے ہیں۔ اسی طرح تانگہ اور ریڑھا والے بھی رات کو چلتے وقت بتی نہیں لگاتے۔ اگر یہ لوگ بتی نہیں جلا سکتے تو پچھلی جانب اور دونوں سائیڈوں پر ریفلیکٹر لگائیں تاکہ جسامت کا اندازہ ہو سکے۔

سائیکل سوار چھوٹے شہروں اور قصبوں میں اکثر لوگ سائیکل پر آمدورفت کرتے ہیں۔ کئی سائیکل سوار تیزی سے کاروں اور دوسری ٹریفک کے درمیان سے کراس کرتے ہوئے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس وجہ حادثات ہوتے ہیں اسی طرح کئی مارکیٹوں کے درمیان عموماً تنگ گلیاں ہوتی ہیں اور بعض لوگ سائیکل پر سوار ہو کر ہی ان تنگ گلیوں میں سے گزرتے ہیں۔ حالانکہ ان گلیوں میں سے بمشکل ایک یا دو افراد بیک وقت گزر سکتے ہیں۔ ان گلیوں کی دوکانوں میں خواتین بچوں کے ساتھ گزر رہی ہوتی ہیں۔ ان کے احترام کا تقاضا ہے کہ ہم کوشش کریں کہ ان گلیوں میں سے سائیکل پر سوار ہو کر نہ گزریں بلکہ اگر کسی دوکان پر جانا بھی ہو تو سائیکل کسی اور جگہ پر پارک کر دیں۔

رات کے وقت سائیکل سواری کرتے وقت لائٹ لگانی چاہئے بلکہ Reflector Strip بھی پہننی چاہئے۔ یہ ایک ایسی پٹی ہوتی ہے جس پر جب روشنی پڑتی ہے تو بہت چمکتی ہے۔ اکثر ملک میں سائیکل سوار اسے پہنتے ہیں۔

تانگہ اور ریڑھا تانگہ اور ریڑھا ہمارے ملک کی ٹریفک کا حصہ ہیں۔ اور انہی راستوں پر انہوں نے بھی چلنا ہوتا ہے۔ کچھ ذمہ داریاں کوچوانوں پر عائد ہوتی ہیں اور کچھ ہم پر۔ گھوڑے اور گدھے کے فضلہ میں کئی قسم کے خوردنی جراثیم ہوتے ہیں جن میں وائرسز اور بکٹیریا شامل ہیں۔ جب ان جانوروں کا فضلہ راستوں پر گرتا ہے تو پھر خشک ہو کر اس کی دھول اڑ کر ہمارے منہ اور ناک کے ذریعہ جسم میں داخل ہو جاتی ہے۔ اور بے شمار بیماریوں کا سبب بنتی ہے۔ جس میں یرقان جگر معدہ اور سانس کی بیماریاں شامل ہیں۔ اگر کوئی شخص سڑک پر گر کر زخمی ہو جائے یا یہ دھول زخم پر پڑ جائے تو Tetnus کی وجہ سے موت تک لاحق ہو سکتی ہے۔

لوکل انتظامیہ اور رفاہی اداروں نے کوشش کر کے کوچوانوں کو تانگوں اور ریڑھوں پر بوری یا کپڑا لگانے کی ہدایت کی تاکہ جانوروں کا فضلہ اس پر گرے اور سڑک محفوظ رہے۔ اس کپڑے کا زاویہ اور سائز ایسا ہونا چاہئے کہ یہ مکمل طور پر کارگر ہو۔ جب اس حکم پر عمل درآمد کی چیکنگ کی جاتی ہے تو کوچوان دکھانے کے لئے کپڑا لگا لیتے ہیں۔ اور یہ نہیں سوچتے کہ یہ درست طریق پر لگایا ہے کہ نہیں۔

چند روز قبل ایک ریلوے کراسنگ سے گزرنے والے تانگوں کا مشاہدہ کیا تو تقریباً پچاس فیصد تانگے والوں نے کپڑا لگایا ہی نہیں ہوا۔ اور جن پر لگا ہوا تھا انہوں نے محض "نام" ہی کیا ہوا تھا۔ گدھا گاڑی والے تو یہ کپڑا لگاتے ہی نہیں۔ سڑک پر نظر ڈالیں تو خود ہی اندازہ ہو جاتا ہے کہ روزانہ کتنا زیادہ فضلہ سڑکوں پر گرتا ہے۔

نیویارک کا سینٹرل پارک دنیا میں بہت مشہور ہے۔ اور شہر کے عین وسط میں واقع ہے۔ پارک کے ایک کونے پر تانگہ اور بگھی سٹینڈ ہے۔ سیر و تفریح کی غرض سے آنے والے لوگ بہت شوق سے تانگہ پر بیٹھتے ہیں۔ وہاں کے کوچوانوں نے گھوڑوں کے فضلہ گرنے کے بچاؤ کے لئے کپڑا لگایا ہوتا ہے جو مکمل طور پر کارگر ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مزید احتیاط کے لئے کوچوانوں نے ایک بالٹی اور برش لٹکایا ہوتا ہے۔ اگر کسی وجہ سے گھوڑے کا فضلہ سڑک پر گر بھی جائے تو کوچوان بگھی کو کھڑا کر دیتا ہے اور برش کے ساتھ تمام فضلہ سڑک سے صاف کر کے بالٹی میں ڈالتا ہے پھر آگے چلتا ہے۔

اگر کوچوان شہریوں کی مختلف تنظیموں کے بنائے ہوئے اصولوں کی خلاف ورزی کرتے ہیں تو ہم سواریوں کا فرض ہے کہ جب تانگہ میں سوار ہوں تو کوچوانوں کو پیار سے صفائی کی اہمیت بتائیں۔ پھر کچھ عرصہ بعد شہری یہ فیصلہ کریں کہ جو کوچوان قانون یا اصول کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ ہم اس تانگہ پر نہ بیٹھیں اور اسے بتائیں کہ ہم کیوں تمہارے تانگہ پر نہیں بیٹھ رہے۔

آپ یہ دیکھیں گے کہ چند ہی روز میں ہمارے شہروں اور قصبوں کی سڑکیں صاف ہو جائیں گی۔ بڑی سڑکیں صاف کرنے والے خاکروبوں کا کام کم ہو جائے گا اور وہ چھوٹی سڑکوں کی صفائی کی طرف بھی توجہ دے سکیں گے۔

قادیان کا ایک واقعہ بعض لوگ شاید یہ سوچیں کہ جی ہم اور کوچوان کی تربیت۔ جلسہ سالانہ قادیان 1994ء کے موقع پر رات گیارہ بجے ایک تانگے والا گیسٹ ہاؤس کی آواز لگا رہا تھا۔ جب سواریاں پوری ہو گئیں تو وہ گیسٹ ہاؤس کی طرف چل پڑا۔ چونکہ سردی بہت تھی اس وجہ سے ایک شخص نے کوچوان سے پوچھا کہ گھوڑے کو گڑ ڈالتے ہو تاکہ یہ بیمار نہ ہو۔ اس نے اثبات میں جواب دیا تو سوال کرنے والے نے پوچھا کہ آدھ سیر گڑ ایک دن میں ڈال دیتے ہو۔ کوچوان نے جواب دیا کہ جی گڑ گرم ہوتا ہے اس لئے آدھ پاؤ ڈالتا ہوں۔ زیادہ ڈالوں تو یہ پھر "دندیاں وڈھ والے" گیسٹ ہاؤس تک اس شخص اور کوچوان کے درمیان گھوڑے پر کافی تبادلہ خیال ہوا۔ جب تانگہ سے نیچے اترے تو جرمنی سے آئے ہوئے ایک آدمی نے اس شخص سے پوچھا کہ کیا آپ نے گھوڑا پالنا ہے یا آپ کا پیشہ تانگہ بانی ہے۔...... وہ شخص بس مسکرا دیا ...... کیا بتاتا کہ وہ کیا کرتا ہے اس شخص کی مسکراہٹ دیکھ کر کوچوان جو کہ ایک سردار جی تھے بے اختیار بول اٹھے۔

جی حضرت صاحب دے منن والیاں نوں انساناں دے نال ای نئیں بلکہ جانوراں دے نال وی بڑا پیار اے۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا ابو العطاء جالندھری

حضرت حافظ احمد دین صاحب آف ڈنگہ

حضرت بانی سلسلہ کے پرانے رفقاء میں سے ہر ایک کی وفات جماعت کے لئے ایک قومی سانحہ سے کم نہیں ہے۔ کیونکہ یہی وہ وجود ہیں جنہوں نے تحریک احمدیت کے آغاز میں حضرت بانی سلسلہ کو شناخت کیا۔ اس کے انوار و برکات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اس کے کلمات طیبات کو اپنے کانوں سے سنا۔ اللہ تعالیٰ اپنی خاص رضا کے عطر سے ان کو ممسوح فرمائے۔

ڈنگہ ضلع گجرات میں سلسلہ احمدیہ کے اولین خدام میں حضرت حافظ احمد دین صاحب ایک ممتاز مقام رکھتے تھے۔ آپ کی زندگی زاہدانہ اور تقویٰ کے بلند مقام پر تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ نے 1898ء میں حضرت بانی سلسلہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور اس کے بعد ہمیشہ دعوت الی اللہ کی۔ آپ نے اپنی اولاد کی نہایت اچھی تربیت کی۔ جو ان کے لئے باقیات صالحات میں ہیں۔ آپ کی اولاد میں مکرم جناب ڈاکٹر محمد الدین صاحب اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر عارف والا ضلع منٹگمری اور میاں غلام محمد صاحب ٹیلر ماسٹر سرگودھا کے علاوہ دو صاحبزادیاں ہیں۔ حضرت حافظ صاحب کی ایک نواسی برادرم مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب فاضل مربی انڈونیشیا کے نکاح میں ہیں۔ اور اس وقت اپنے خاوند کے ہمراہ وہاں پر ہی خدمات دینیہ میں مصروف ہیں۔

مورخہ 18/19 نومبر کی رات کو آپ کا انتقال پچاسی سال کی عمر میں ڈنگہ میں ہوا۔ بیماری کے عرصہ میں حضرت حافظ صاحب کے بچوں اور بچیوں نے ان کی پوری خدمت کی۔ وفات کے بعد مکرم ڈاکٹر صاحب ان کی نعش کو ربوہ لائے اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے 20 نومبر کو دس بجے صبح حضرت حافظ صاحب کا جنازہ پڑھایا اور حضرت حافظ صاحب کو موصیوں کے بہشتی مقبرہ کے قطعہ رفقاء میں دفن کیا گیا۔

حضرت حافظ صاحب محترم جناب بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا کے حقیقی بھائی اور مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب سرگودھا کے تایا تھے۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ بھی حضرت حافظ صاحب کے رشتہ داروں میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ حضرت حافظ صاحب کو جنت میں بلند درجات عطا فرمائے۔ اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

(روزنامہ الفضل 25 نومبر 1954ء)

ڈاکٹر ایم امجد شکیل ۔شکریہ پندرہ روزہ اپنا گھر

پاکستان میں دانتوں کی بڑھتی ہوئی بیماریاں

پاکستان میں دانتوں اور مسوڑھوں کی بیماریاں بہت تیزی سے پھیلنے کا رجحان خاصہ تشویشناک ہے۔ دانتوں میں کیڑا یا سوراخ ہونا اور مسوڑھوں میں سرخی اور سوجن اکثر لوگوں کی عام شکایات ہیں اور اگر ان شکایات کا بروقت ازالہ نہ کیا جائے تو یہی شکایات دانتوں اور مسوڑھوں کی بیماریوں کی زیادہ مہلک شکل جو ضریع دندان اختیار کر سکتی ہیں جس کی وجہ سے مسوڑھوں کے ریشے بتدریج تباہ ہونا شروع ہو جاتے ہیں جس کے سبب دانتوں پر مسوڑھوں کی گرفت ڈھیلی پڑ جاتی ہے اور دانت پھیلنے لگتے ہیں اور ساتھ ساتھ درد بھی شروع ہو جاتا ہے؟

دانت انسانی شخصیت کو پروکار بنانے اور چہرے کی خوبصورتی اور مسکراہٹ کو دوبالا کرتے ہیں کیونکہ خراب اور ٹیڑھے دانت چہرے کی خوبصورتی اور منہ کی بدبو کا باعث بنتے ہیں ایسے مریض اکثر پیٹ کی بیماریوں یعنی گیس ٹربل کے شکار ہو جاتے ہیں کیونکہ دانت خراب ہونے کی وجہ سے وہ خوراک کو اچھی طرح چبا کر نہیں کھا سکتے۔ ویسے اگر منہ میں دانت نہ ہوں تو کھانے کا مزا بھی نہیں آتا۔

مسوڑھوں کی بیماریاں مسوڑھے دانت کو پکڑنے اور مضبوط بنانے میں ایک اہم رول ادا کرتے ہیں مسوڑھوں کی کمزوری کی وجہ سے دانت پر گرفت ڈھیلی پڑ جاتی ہے اور دانت دکھنے اور گرنے لگتے ہیں مسوڑھوں کی بیماری عموماً 12 سال کی عمر میں زیادہ لگتی ہے جو کہ صحیح طور پر برش نہ کرنے سے وقوع پذیر ہوتی ہے 75 فیصد بالغوں کو کسی نہ کسی حد تک مسوڑھوں کی بیماری لاحق ہو سکتی ہے۔

مسوڑھوں سے خون بہنا بیشتر لوگ اس بات پر تشویش محسوس نہیں کرتے کہ ان کے مسوڑھوں سے اکثر خون بہنے لگتا ہے مسوڑھوں سے خون کا بہنا چاہے وہ دانت صاف کرتے وقت ہی کیوں نہ ہو خلاف معمول بات اور یہ عموماً مسوڑھوں کی بیماری کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

مسوڑھوں کا ورم سرخ سوجے ہوئے اور حساس مسوڑھے تشویش کا باعث ہوتے ہیں جس سے منہ میں درد شروع ہو جاتا ہے اور مریض کھانے اور پینے سے عاری ہو جاتا ہے۔

مسوڑھوں کی بیماری کا دانت پر اثر کیسے ہوتا ہے ....؟ یہ بیماری مسوڑھوں کی تکلیف سے شروع ہوتی ہے لیکن اگر مناسب دیکھ بھال اور علاج نہ کیا جائے تو یہ سوجن دانتوں کے اندرونی ریشوں تک پہنچ جاتی ہے اور خطرناک صورت جو ضریع دندان اختیار کر لیتی ہے متواتر خون بہنا اور سوجن مسوڑھوں کے ریشوں کو تباہ کر دیتی ہے جس کی وجہ سے مسوڑھوں کی گرفت دانتوں پر آہستہ آہستہ ڈھیلی پڑ جاتی ہے اور کچھ عرصے بعد دانت یا تو گرنا شروع ہو جاتے ہیں یا درد کی وجہ سے نکلوانا پڑتے ہیں۔

علاج معالجہ اس کا علاج مسوڑھوں کی مکمل صفائی سے کیا جاتا ہے جو عموماً مریض یہ کہتے ہوئے نہیں کرواتے کہ فلاں نے کہا ہے کہ دانتوں کی صفائی کروانے سے دانت کمزور ہو جاتے ہیں جو کہ بالکل غلط بات ہے بلکہ صفائی کروانے سے دانت اور زیادہ مضبوط ہو جاتے ہیں کیونکہ بیماری کیسی ہی ہو اگر دیر تک رہے گی تو پھر وہ زیادہ نقصان کرے گی بلکہ ہوتا یوں ہے کہ جن لوگوں کے دانت صرف پلاک یعنی کربڑا سے کھڑے ہوتے ہیں ان کی جب صفائی وغیرہ کی جاتی ہے تو ان میں ہلکی سی حرکت تو آ جاتی ہے جو کہ کچھ ہفتوں کے بعد مسوڑھوں کے ٹھیک ہو جانے سے ختم ہو جاتی ہے اور اکثر مریض اس کے بعد ٹھنڈا یا گرم لگنے کی شکایت کرتے ہیں۔

ٹیڑھے دانت ٹیڑھے دانت دو طرح سے انسانی شخصیت پر اثر انداز ہوتے ہیں ایک تو مسوڑھوں کی بیماری کا موجب بنتے ہیں کیونکہ ٹیڑھے دانتوں کی وجہ سے دانت اچھی طرح سے صاف نہیں ہو پاتے اور پلاک لگا رہنے کی وجہ سے مسوڑھوں میں سرخی اور سوجن کا عنصر وقوع پذیر ہو جاتا ہے بعد میں منہ سے بدبو اور خون نکلنے لگتا ہے۔ دوسری طرف ٹیڑھے دانت عموماً چہرے کی خوبصورتی پر اثر ڈالتے ہیں جس کی وجہ سے انسان کا بولنا چالنا اور مسکراہٹ اثر انداز ہوتی ہے۔

کیویٹی کیا ہے.......؟ کیویٹی دانت میں سوراخ ہونے کو کہتے ہیں ہماری داڑھیں بالکل ہموار نہیں ہوتیں بلکہ ان میں چھوٹے چھوٹے سوراخ وغیرہ ہوتے ہیں جو کیویٹی کا باعث بنتے ہیں کیڑا غذا کے اجزاء خاص شکر اور نشاستہ کو جذب کر لیتی ہے جو جراثیم کے اثر سے تیزاب میں تبدیل ہو کر دانتوں کے اینمل کو بدنما کرنا شروع کر دیتے ہیں، دانت کمزور اور حساس ہو جاتے ہیں ٹھنڈی یا گرم اشیاء سے دانتوں میں تکلیف ہونے لگتی ہے اور آخر کار ان میں سوراخ ہو جاتے ہیں۔

سروے سے ظاہر ہوتا ہے کہ بالغوں کے

باقی کالم 2 پر

بقیہ کالم 4

دانتوں میں سوراخ ہونا عام سی بات ہے اور یہ بیماری اب بچوں میں میٹھی گولیاں کھانے سے زیادہ لاحق ہو رہی ہے۔

بچوں میں کیویٹی کی وجہ بچوں کے دانت دودھ والے دانت ہوتے ہیں جو کہ عموماً مستقل دانتوں کی نسبت کمزور ہوتے ہیں اور اکثر والدین یہ کہتے ہیں کہ بچوں کے دانتوں کو کیڑا کیوں لگتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب بڑے اپنے دانت صاف کرنے کے باوجود ان بیماریوں کا شکار ہیں تو بچے پھر بچے ہیں۔ پہلے تو ہم بچوں کو خود ٹافیاں اور چاکلیٹ اور سویٹ وغیرہ لے کر دیتے ہیں اور پھر جب بچہ عادی ہو جاتا ہے تو وہ خود بخود یہ چیزیں کھاتا رہتا ہے اور جب سویٹ دانتوں میں لگتی رہے گی تو سوراخ تو خود بخود ہو جائے گا۔

خوش قسمتی سے مسوڑھوں کے ورم اور بوسیدگی دندان کی روک تھام ہو سکتی ہے اگر پلاک کو باقاعدگی سے دور کیا جائے اور مکمل طور پر اپنے ڈاکٹر سے چیک اپ کروالیں تو یہ ناممکن نہیں۔ دانتوں کی کسی بھی تکلیف کی صورت میں دانتوں کے کسی مستند معالج سے رجوع کریں جو آپ کے دانتوں کی حفاظت اور علاج کے بارے میں مناسب مشورہ دیں گے۔

احتیاطی تدابیر ان باتوں پر عمل کر کے ہم اپنے دانتوں کو صحت مند، مسکراہٹ کو خوبصورت اور سانسوں کو بدبو سے بچا سکتے ہیں۔

دانت صبح ناشتے کے بعد اور رات سونے سے پہلے برش اور پیسٹ کے ساتھ اچھی طرح صاف کریں۔

ٹھنڈا یا گرم لگنے کی صورت میں دانتوں کے مستند معالج سے مشورہ کریں ہر چار ماہ کے بعد دانتوں کا مکمل چیک اپ کروانا چاہئے۔

اگر مسوڑھوں سے خون اور بدبو آئے تو اپنے ڈاکٹر سے مشورہ کریں۔

دانتوں میں کیڑا یا سوراخ ہو جانے کی صورت میں ان کو جلد بھروانا چاہئے۔

دانت نکلوانا کوئی علاج نہیں اگر دانت میں ریشہ پڑ بھی جائے تو اس کا علاج بتدریج روٹ کنال ممکن ہے۔

سامنے والے دانتوں پر کالے دھبے اور پیلے پن کا علاج بھی ہو سکتا ہے۔

(پندرہ روزہ "اپنا گھر" یکم تا 15 مارچ 1996ء)

انعامات کا مستحق بندہ اسی وقت ہوتا ہے
جب مالک کی راہ میں کسی چیز کی بھی پرواہ نہ کرے۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 30495 میں بشارت نوید ولد چوہدری خلیل احمد صاحب قوم جٹ پیشہ مربی سلسلہ عمر ساڑھے تیئس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 19/17 دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-12-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ 5۔ ایکڑ زمین واقع چک نمبر 159/T.D.A ضلع لیہ مالیتی۔300000 روپے والدہ کا حصہ نکال کر میرا حصہ 1/9 ۔2۔ زرعی زمین ایک ایکڑ واقع چک نمبر 219/ر۔ب ملویانوالہ ضلع فیصل آباد مالیتی۔/700000 روپے والدہ کا حصہ نکال کر میرا 1/9 ۔ 3۔ کوٹھی 19/17 برقبہ ایک کنال واقع دارالرحمت وسطی ربوہ مالیتی۔/1200000 روپے کے 1/7 حصہ کا مالک ہوں۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2396 روپے ماہوار بصورت گزارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ اور میں مبلغ...... روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد بشارت نوید 19/17 دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر1 سجاد احمد خالد مربی سلسلہ گواہ شد نمبر2 لطیف احمد شاہد کوارٹر نمبر141 صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

مسل نمبر 30496 میں خالد محمود ولد عبدالرحمٰن صابر قوم کھٹانہ پیشہ ملازمت عمر25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر A-1 بیوت الحمد کالونی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ 96-1-18 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2150 روپے ماہوار بصورت ملازمت صدر انجمن احمدیہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گا 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد خالد محمود کارکن صدر انجمن احمدیہ 2/17 دارالصدر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر1 بشارت احمد صدیقی کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ گواہ شد نمبر2 رشید احمد مسل نمبر30491۔

مسل نمبر 30497 میں ارشاد بیگم زوجہ محمد اشرف قوم جٹ گوندل پیشہ خانہ داری عمر58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شادی وال ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-12-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 6 تولہ مالیتی اندازاً۔/30000 روپے۔ 2۔ حق مہر۔/1000 روپے۔3۔ نقد رقم۔/50000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/81000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ارشاد بیگم ساکن شادی وال p.o خاص ضلع گجرات گواہ شد نمبر1 طارق محمود گوندل پسر موصیہ گواہ شد نمبر2 منور محمود کاہلوں وصیت نمبر19425۔

مسل نمبر 30498 میں فیض احمد ولد سردار خان قوم جٹ بھٹی پیشہ کاشت کاری عمر60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھیر کے کلاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ 95-12-3 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان واقع دھیر کے کلاں ضلع گجرات مالیتی ایک لاکھ چالیس ہزار روپے اور زمین ساڑھے چار کنال مالیتی باسٹھ ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ 1200 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد فیض احمد ساکن دھیر کے کلاں P.O خاص ضلع گجرات گواہ شد نمبر1 عطاء محمد دھیر کے کلاں ضلع گجرات گواہ شد نمبر2 چوہدری شریف احمد ساکن دھیر کے کلاں ضلع گجرات۔

مسل نمبر 30499 میں محمد انور خان ولد شیخ محمد خورشید صاحب قوم ککے زئی افغان پیشہ پنشنر عمر64 سال چار ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لونیاں منڈی صدر بازار لاہور چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-12-24 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) رہائشی مکان نمبر 23/34 واقع ..... مالیتی پچیس لاکھ روپے (2) رہائشی مکان نمبر 21/1 واقع دارالبرکات ربوہ مالیتی پانچ لاکھ روپے (3) پلاٹ برقبہ دو کنال نمبر7-8 واقع دارالعلوم ربوہ مالیتی اڑھائی لاکھ روپے اور مکان بالائی منزل 170/CL پر کاش بلڈنگ واقع صدر بازار لاہور چھاؤنی مالیتی دو لاکھ روپے کل جائیداد 34 لاکھ 50 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 1406 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد انور خان مکان نمبر1312 گلی نمبر138 لونیاں منڈی لاہور چھاؤنی گواہ شد نمبر1 محمود انور وصیت نمبر22565 پسر موصی گواہ شد نمبر2 خالد انور وصیت نمبر26281۔

مسل نمبر 30500 میں جعفر محمود احمد ولد محمود احمد صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 18 شمس بلڈنگ سلطان پورہ روڈ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 95-11-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ تین صد پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد جعفر محمود احمد 18 شمس بلڈنگ سلطان پورہ روڈ لاہور گواہ شد نمبر1 فیض احمد 40/D شیر شاہ روڈ نیو شاد باغ لاہور گواہ شد نمبر2 محمد نذیر مکان نمبر614 گلی نمبر5 محلہ کاچھو پورہ لاہور۔

مسل نمبر 30501 میں شریفاں بی بی بیوہ چوہدری عبدالواحد صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر75 سال بیعت 1934ء ساکن کچا گوجرہ غفار پارک گلی نمبر3 گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ 95-11-18 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) حق مہر پانچ سو روپے (2) طلائی بالیاں جوڑی وزنی 7.990 گرام مالیتی چوبیس سو روپے (3) ترکہ خاوند سے ایک ایکڑ زمین جو کہ بچوں کے نام ہے مالیتی پچاس ہزار روپے (4) مکان برقبہ ایک کنال تین مرلے میں 1/8 مالیتی بتیس ہزار فی مرلہ سات لاکھ چھتیس ہزار روپے (5) والد کی طرف سے ترکہ مبلغ نو ہزار روپے نقد اس وقت مجھے مبلغ 300+200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسران مل رہے ہیں۔ واز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شریفاں بی بی بیوہ چوہدری عبدالواحد ساکن 65-P کچا گوجرہ نزد غفار پارک گلی نمبر3 گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ گواہ شد نمبر1 چوہدری منور احمد پسر موصیہ گواہ شد نمبر2 مرزا صدیق احمد ولد مرزا غلام مصطفیٰ گلی نیشنل بینک والی گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

مسل نمبر 30502 میں امتہ الکریم زوجہ طاہر احمد صاحب قوم کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک پھور 117 مغلیاں P.O خاص ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ 95-10-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر دو ہزار روپے اور زیورات طلائی وزنی 27 تولہ مالیتی ایک لاکھ بائیس ہزار نو سو روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الکریم چک نمبر117 پھور مغلیاں P.O خاص ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر1 عطاء اللہ صدر جماعت احمدیہ چک نمبر117 پھور ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر2 وسیم احمد چک نمبر117 پھور ضلع شیخوپورہ۔

مسل نمبر 30503 میں مبارک احمد ثانی ولد عزیز احمد صاحب قوم بھٹی راجپوت پیشہ تعلیم عمر22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد اسٹیٹ ضلع عمرکوٹ حال طاہر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ 96-1-9 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ آٹھ صد تیس روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مبارک احمد ثانی طاہر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 محمد احمد نعیم وصیت نمبر27847 گواہ شد نمبر2 ناصر احمد قمر وصیت نمبر28486۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 3

کا تعلق ہے اس کی شاندار روایات میں مولانا محمد صدیق امرتسری کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ آپ کی ان تھک کوششوں سے یہ سکول موجودہ حیثیت اختیار کر سکا ہے۔ اسی طرح آپ نے اپنے ساتھ کام کرنے والوں کو اپنے اعلیٰ نمونہ سے بہتر کام کرنے کے قابل بنا دیا۔ مولانا محمد صدیق امرتسری کی لائیبیریا تبدیلی کے بعد سیرالیون مشن کے مربی انچارج مولانا مبارک احمد ساقی مقرر کئے گئے ہیں مکرم ساقی صاحب اس سے پہلے نائیجیریا میں خدمات دینیہ کا فریضہ انجام دیتے رہے ہیں۔

(اخبار ٹروتھ یکم مئی 1959ء)

بقیہ صفحہ 4

خوانچہ فروش اور ریڑھی والے

اکثر شہروں اور قصبوں میں خوانچہ فروشوں اور ریڑھی والوں کو مین بازار اور مصروف سڑکوں پر آنا منع ہے۔ اور ان کے لئے علیحدہ جگہ مخصوص ہوتی ہے۔ جب کمیٹی والے سختی کرتے ہیں تو یہ اپنی جگہ پر رہتے ہیں۔ ورنہ فٹ پاتھ' ریلوے کراسنگ اور مصروف بازار کے عین درمیان آ کر دراز ہو جاتے ہیں۔ ایک تو پیدل چلنے والوں کی حق تلفی ہوتی ہے۔ اور اس کے علاوہ جانوروں کا فضلہ اڑ کر گنڈیریوں' چاٹ' دھی بھلوں' گول گپے' انگوروں' کھجوروں' اور دوسرے پھلوں پر پڑتا ہے۔ جس کی ایک خاصی مقدار دھونے کے باوجود جمی رہتی ہے۔ جو کہ ہمارے لئے بیماری کا پیام ہے۔ ایسے دوکانداروں کو ہمیں اس کی افادیت بتانی چاہئے اور ان سبزی اور پھل والوں سے خریداری کریں جو قانون کی پابندی کرتے ہیں اور کمیٹی کی مخصوص جگہ پر دوکان لگاتے ہیں۔ جب گاہکوں کا رویہ اس طرح کا ہو جائے گا تو تھوڑے عرصہ میں آپ نمایاں تبدیلی دیکھیں گے۔

سیدھا راستہ صراط مستقیم کی تعلیم پر انسان تو کیا حیوان بھی عمل کرتے ہیں۔ بعض لوگوں نے شائد چونٹیوں کو زمین یا دیوار پر چلتے مشاہدہ کیا ہو۔ چونٹیوں کا یہ اصول ہے کہ وہ سیدھی لائن میں چلتی ہیں۔ اور اگر ان کی راہ میں کوئی رکاوٹ ہو تو وہ اس شے کے گرد گھوم کر پھر اسی سیدھ میں رواں دواں ہوتی ہیں جس پر پہلے چل رہی تھیں۔ مخالف سمت سے آنے والی چونٹیاں ایک دوسرے کو کراس کرتے وقت اپنی رفتار آہستہ کرتی ہیں اور پھر جب کراس کر لیتی ہیں تو اپنی اصل رفتار دوبارہ اختیار کر لیتی ہیں۔ چونٹیوں کے اس طریق کو مشاہدہ کرنے کے بعد ہم یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی یہ چھوٹی سی مخلوق راستہ کے اصول و ضوابط پر عمل کر کے سفر کرتی ہے۔ ایک دوسرے کا حق تلف نہیں کرتی تو ہم سڑکوں۔ بازاروں میں چلتے وقت ایک دوسرے کا خیال کیوں نہیں کرتے۔ چونٹیوں کے لئے زمین یا دیوار پر کوئی لائن نہیں لگی ہوتی اس کے باوجود وہ صراط مستقیم پر عمل پیرا ہوتی ہیں۔

ماحول کی آلودگی

راستوں کی صفائی سڑکوں اور گلیوں کی صفائی کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے۔ کوڑا وغیرہ تھیلوں میں بند کر کے مقررہ جگہوں پر تلف کرنا چاہئے۔ بعض گھروں کے بیت الخلاء کے پائپ گٹر سسٹم یا ٹینکوں میں جانے کی بجائے سیدھے ان نالیوں میں جا گرتے ہیں۔ جو اکثر پانی کے نکاس کے لئے بنائی گئی ہیں اس وجہ سے بے حد تعفن اور بدبو بھی پھیلتی ہے۔ اور یہ غفلت بے شمار بیماریوں کا سبب بنتی ہے۔

کاروں' رکشا' بسوں کے انجن خراب ہونے کی وجہ سے وہ دھواں چھوڑتے ہیں۔ جو کہ فضائی آلودگی کا سبب بنا ہوا ہے۔ دھوئیں کی وجہ سے انسانوں اور حیوانوں کے جسم کا دفاعی نظام (Immune System) کمزور ہو جاتا ہے۔ اور مہلک بیماریاں آ گھیرتی ہیں۔ دھوئیں کی وجہ سے پودوں پر بھی منفی اثر پڑتا ہے اور زمین کے گردگیسوں کا حلقہ متاثر ہوتا ہے۔ اس وجہ سے موسم کی غیر یقینی تبدیلیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اگر انجن دھواں چھوڑتا ہے تو اس کی فوری مرمت کروانی چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے راستہ سے کانٹے ہٹا کر راستہ صاف کیا اور راستہ کے حقوق ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔ آج کل ہمارے شہروں اور قصبوں کے راستوں پر بے شمار ظاہری و پوشیدہ کانٹے لوگوں کے دکھ کا باعث بن رہے ہیں جن میں سے کچھ کا ذکر کرنے کی کوشش کی ہے۔ جس سے انسانوں' حیوانوں اور پودوں تک کو خطرہ لاحق ہے۔ آیئے ہم سب مل کر ان کانٹوں کو صاف کرنے کی کوشش کریں۔

بچوں کی تربیت بذریعہ تحریک جدید

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا ارشاد ہے۔

"میں نے کئی دفعہ کہا ہے کہ دوست اپنے بچوں کا بھی چندہ لکھوایا کریں اور ساتھ ہی انہیں بتا دیا کریں کہ یہ تحریک جدید کا چندہ ہے تاکہ انہیں ساری عمر یاد رہے اور وہ اپنی اولاد کو بھی نصیحت کرتے رہیں"

(وکیل المال اول تحریک جدید)

6 Th WORLD CUP 1996

کھیل اور کھلاڑی

سری لنکا نے بدلہ لے لیا

سری لنکا نے 17 مارچ کو لاہور کے روشنیوں اور رنگوں سے جگمگاتے قذافی سٹیڈیم میں کرکٹ کی نئی تاریخ رقم کر دی۔ کرکٹ کی دنیا میں مضبوط ترین قرار دی جانے والی ٹیم آسٹریلیا کو پورے اعتماد اور تسلی کے ساتھ شکست دی۔ اور کرکٹ کا عالمی چیمپئن بننے کا اعزاز حاصل کر لیا اور وہ روایت بھی توڑ دی کی میزبان فاتح نہیں ہو سکتا۔

سری لنکا کے پرعزم کپتان ارجن رانا ٹنگا نے ٹاس جیت کر جب آسٹریلیا کو بیٹنگ کی دعوت دی تو سٹیڈیم میں موجودہ کرکٹ کے عالمی ماہرین حیران رہ گئے۔ کیونکہ ٹاس جیتنے سے چند منٹ قبل عمران خان انٹرویو میں کہہ رہے تھے کہ اگر آج میں کپتان ہوں تو بغیر کسی ہچکچاہٹ کے بیٹنگ کرنے کا فیصلہ کروں گا۔ انہوں نے یہ دلیل بھی دی کہ بعد میں بیٹنگ کرنے والوں کو یہ پچ پریشان کرے گی۔ اور شروع میں اس پر بیٹنگ آسان ہوگی۔ لیکن کرکٹ کے اس پنڈت کا پر اعتماد تبصرہ قطعی غلط ثابت ہوا۔ اور سری لنکا کے پر اعتماد کپتان نے اپنے باؤلروں کی مدد سے آسٹریلیا کو اڑھائی سو رنز بھی نہ کرنے دیئے اور ان کے سات کھلاڑی بھی آؤٹ کر دیئے۔ جواباً سری لنکا کو اگرچہ ابتدا ہی میں دو سخت نقصان اٹھانے پڑے اور پلیئر آف دی ٹورنامنٹ قرار دیئے جانے والے جیا سوریا اور وکٹ کیپر کلو وتھرانا جلد ہی آؤٹ ہو گئے۔ لیکن اس کے بعد گوروسنہا اور ڈی سلوا نے نہایت ذمہ دارانہ بیٹنگ کی۔ آج آسٹریلیا نے گوروسنہا کے دو کیچ بھی چھوڑے لیکن ان کے 65 رنز بنا کر آؤٹ ہونے پر کپتان رانا ٹنگا نے اسی اعتماد کے ساتھ تجربہ کار بیٹسمین ڈی سلوا کا ساتھ دیا جنہوں نے شاندار سنچری بنائی اس سے قبل وہ کامیاب ترین باؤلر بھی رہے اور انہوں نے تین وکٹیں حاصل کیں اور دو کیچ بھی پکڑے لہٰذا مین آف دی میچ کا اعزاز ان کو ملنے میں کوئی شبہ ہی نہ رہا تھا۔

سری لنکا کی ٹیم کو آسٹریلیا اور ویسٹ انڈیز کی طرف سے پول میچوں میں کولمبو میں کھیلنے سے انکار کا سخت صدمہ اور غصہ تھا اور آج انہوں نے آسٹریلیا کو چاروں شانے چت کر کے اپنا بدلہ اتار لیا۔

جیسا کہ سری لنکا کے کپتان نے بھی ذکر کیا پاکستانی کراؤڈ کی ہمدردیاں سری لنکا کے ساتھ تھیں۔ صرف ہمسایہ ملک ہونے کی وجہ سے ہی نہیں بلکہ اس وجہ سے بھی کہ سری لنکا نے ہندوستان کو شکست دے کر پاکستان کے زخموں پر پھایا رکھ دیا تھا۔

کرکٹ کی چھٹی عالمی جنگ ختم ہوگئی۔ پاکستان کا کراؤڈ ورلڈ کپ ہارنے کا باوجود اخلاقی جنگ جیت گیا۔ اب پاکستانی قوم کو بھی چاہئے کہ اپنی ٹیم کو معاف کر دے۔ کھیل کو کھیل ہی رہنے دینا چاہئے۔ حد سے زیادہ جذباتیت زندہ قوموں کا شیوہ نہیں۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ ثوبیہ ہما صاحبہ ٹیچر گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ربوہ شوگر و فالج کی وجہ سے فیصل آباد کے ہسپتال اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج رہنے کے بعد اب گھر آ چکی ہیں۔ خوراک تا حال بذریعہ نالی دی جا رہی ہے۔ انکی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم شریف احمد صاحب سرہندی سکیم موڑ ملتان روڈ لاہور بعارضہ دل و شوگر کی وجہ سے شدید بیمار ہیں شیخ زید ہسپتال میں دو ہفتہ علاج کے بعد ڈاکٹرز کے کہنے پر گھر آ گئے ہیں۔ اور اب ہومیو پیتھک علاج شروع کیا گیا ہے کمزوری بہت ہے احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی اور درازی عمری کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب گوٹھ غلام رسول سندھ میرپور خاص ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ دعا کی درخواست ہے۔

داخلہ نیشنل کالج آف ٹیکسٹائل

انجینئرنگ فیصل آباد

○ وزارت صنعت۔ حکومت پاکستان اسلام آباد نے بابت اشتہار مورخہ 96-2-19 روزنامہ "دی نیوز" "روزنامہ ڈان" داخلہ کی آخری تاریخ میں توسیع کا اعلان کیا ہے۔ اب مورخہ 96-3-31 تک داخلہ فارم جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ کم از کم تعلیمی قابلیت ایف ایس سی پری انجینئرنگ فسٹ ڈویژن۔ درخواست کے ہمراہ مندرجہ ذیل دستاویزات لگانا ضروری ہیں۔

1- ٹیسٹ فیس بذریعہ بینک ڈرافٹ مبلغ 800/- روپے
2- پانچ فوٹو گراف
3- میٹرک۔ ایف ایس سی کی اسناد کی نقول
4- ڈومیسائل کی نقل

داخلہ فارم -/200 روپے کے عوض نقد اور بذریعہ ڈاک -/220 روپے کا بینک ڈرافٹ بھجوا کر منگوایا جا سکتا ہے۔ ٹیسٹ برائے داخلہ تاریخ' جگہ اور اوقات کے بارے میں بذریعہ ڈاک اطلاع دی جائے گی۔

(بحوالہ روزنامہ جنگ مورخہ 96-3-15)

(نظارت تعلیم)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 18- مارچ-1996ء
درجہ حرارت کم ازکم 8 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 25 درجے سنٹی گریڈ

○ مسلم لیگ (ن) کے اسیر رکن قومی اسمبلی شیخ رشید کی ضمانت منظور ہو گئی ہے اور ان کو رہا کرنے کا حکم کردیا گیا ہے۔ حکومت کی طرف سے لال حویلی فائرنگ کیس میں بھی ان کو رہا کرنے پر اعتراض نہیں کیا گیا۔ اس سے قبل ان کو کلاشنکوف رکھنے کے کیس میں بھی رہا کرنے پر حکومت نے اعتراض نہیں کیا تھا۔ ان کی دوسرے کیس میں بھی ضمانت کی منظوری پر لال حویلی راولپنڈی (شیخ رشید کی رہائش گاہ) کے باہر جشن منایا گیا۔ تین گھنٹے تک دھمال پڑتی رہی اور بھنگڑا ڈالا گیا۔ شیخ رشید موجودہ حکومت کے سب سے زیادہ شدید ناقد تھے ان کو غیر قانونی طور پر کلاشنکوف گھر میں رکھنے کے الزام میں سات سال قید کی سزا سنائی گئی تھی۔ ان کو ڈیڑھ سال تک قید کاٹنی پڑی۔ سپریم کورٹ نے دریافت کیا کہ حکومت اپیلوں کی مخالفت کیوں نہیں کر رہی تو اٹارنی جنرل نے جواب دیا کہ حکومت کی طرف سے یہی ہدایت ملی ہے کہ مخالفت نہ کی جائے۔ شیخ رشید کے وکیل مسٹر اعجاز بٹالوی نے کہا کہ شیخ رشید کو دو سال تک جیل میں رکھ کر قانون کا مذاق اڑایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں رعایت نہیں میرٹ پر فیصلہ چاہئے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اگر الطاف حسین کو اردو بولنے والوں سے محبت ہے تو وہ دہشت گردی چھوڑ دیں۔ انہوں نے کہا کہ الطاف گروپ اسلحہ اور دہشت گرد حکومت کے حوالے کرکے مذاکرات کرے حکومت سودے بازی نہیں کرے گی۔ عوام کی بلا امتیاز خدمت ہمارا مشن ہے۔ انہوں نے دہشت گردوں کے خاتمے کے لئے شہریوں کے تعاون کو قابل تحسین قرار دیا۔ انہوں پیپلز پارٹی سندھ کونسل سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پیپلز پارٹی کے کارکن نئی انتخابی فہرستوں سے بوگس ووٹروں کے نام خارج کرائیں۔

○ کرکٹ کے ورلڈ کپ کے فائنل میچ کے موقع پر جیتنے والی ٹیم سری لنکا کو ٹرافی وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے دی۔ انہوں نے اختتامی تقریب میں شرکت کرنے کے علاوہ وقفے کے بعد کا میچ بھی دیکھا۔ وقفے سے پہلے کا میچ دیکھنے کے لئے صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری تشریف لائے۔ پنجاب اور سرحد کے وزرائے اعلیٰ نے بھی میچ دیکھا۔ سینٹ کا اجلاس فائنل میچ کی وجہ سے صرف چالیس منٹ جاری رکھا گیا۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ فائنل میچ کے موقع پر ہر طرف سری لنکا کے جھنڈے لہرا رہے تھے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ یہ کولمبو کا پریماداسا سٹیڈیم ہے۔

○ قذافی سٹیڈیم میں ہونے والا میچ پاکستان میں پہلا ڈے اینڈ نائٹ میچ تھا۔ خدا کا فضل ہے کہ بجلی کا تسلسل جاری رہا۔ صبح کے وقت ہلکی بارش ہوئی جو میچ سے پہلے رک گئی۔ میچ کے دوران بارش رکی رہی۔ میچ کے اختتام کے پانچ منٹ بعد بارش پھر شروع ہو گئی۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ سندھ میں پاؤں تلے سے زمین نکلی تو غنڈہ گردی اور حملے شروع کر دیئے گئے ہیں۔ پیپلز پارٹی سے نواز شریف کا وجود برداشت نہیں ہو رہا۔ لیکن نہ پہلے ہمارا راستہ روکا جاسکا نہ اب ایسا ہو سکے گا۔ بدامنی اور انتشار ملکی سالمیت کے لئے خطرناک ہو سکتا ہے۔ کراچی کو چھلنی کر دیا گیا ہے۔ جنازے اٹھ رہے ہیں۔ بلوچستان میں بھی 1970ء والا کھیل دوہرایا جا رہا ہے۔ صدر سچ کو سچ اور غلط کو غلط کہیں ورنہ انہیں کوئی تسلیم نہیں کرے گا۔ بے نظیر نے قوم کے ساتھ برا سلوک کیا۔ ملک پر نحوست کے سائے لہرا رہے ہیں۔ کرکٹ بھی اس سے محفوظ نہیں رہی۔ حکومت نے گند پھیلا رکھا ہے۔

○ ٹینکر مالکان نے ملک بھر میں پٹرول کی سپلائی روک دی۔ پروازیں رکنے کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ ملک بھر کے پٹرول پمپوں میں 50 فیصد سٹاک ختم ہو گیا۔ شدید بحران کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔ آئل ٹینکرز ایسوسی ایشن نے کرایوں میں اضافہ کا مطالبہ کیا ہے۔

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ پاکستان اگلے ماہ جینیوا میں مسئلہ کشمیر کو دوبارہ اٹھائے گا۔ یہ مسئلہ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کمیشن کے سامنے اٹھایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کے مجوزہ ایٹمی دھماکے کے متعلق مستند رپورٹیں حاصل کرلی ہیں۔ بھارت باز نہ آیا تو مناسب جواب دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ کابل حکومت افغانستان کے تصفیہ میں بڑی رکاوٹ ہے۔ وسیع البنیاد حکومت ہی مسئلہ حل کرسکتی ہے۔

○ نیشنل بینک ساہو والہ میں سٹرانگ روم بم دھماکہ سے تباہ ہو گیا۔ تمام ریکارڈ جل گیا۔ دھماکہ شام چھ بجے ہوا سمبڑیال سے چار کلومیٹر دور واقع اس قصبے میں دھماکے سے بینک کی عمارت کو آگ لگ گئی۔ چوکیدار کو تفتیش میں شامل کرلیا گیا۔

○ ڈیرہ بگٹی میں گرینڈ آپریشن کا امکان ہے۔ فرنٹیئر کور نے شہر کو گھیرے میں لے لیا۔ جمہوری وطن پارٹی کے رہنماؤں نے اس صورت حال پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ نواب اکبر بگٹی کی رہائش گاہ پر فائرنگ کی گئی ہے۔ انہیں گرفتار بھی کیا جاسکتا ہے اور ان کی جان کو بھی خطرہ ہے۔

○ بنگلہ دیش میں 30 خواتین کو بلامقابلہ قومی اسمبلی کا رکن منتخب کرلیا گیا نو منتخب پارلیمنٹ میں حکمران پارٹی کو 300 میں سے 285 نشستوں پر کامیابی حاصل ہوئی تھی۔

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ ہم بھارت کو ورکنگ باؤنڈری پر باڑ نہیں لگانے دیں گے۔ جنگ مسلط کی گئی تو بھرپور جواب دیں گے۔ مسئلہ کشمیر پر کسی بھی دوست ملک کی ثالثی قبول کرنے کو تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم کشمیریوں کو آزمائش کی گھڑی میں تنہا نہیں چھوڑیں گے۔

○ بنگلہ دیش کی اپوزیشن لیڈر مسز حسینہ واجد نے منگل کے روز پارلیمنٹ کے گھیراؤ کا اعلان کر دیا ہے۔ اپوزیشن کے کارکنوں نے چار بسوں کو آگ لگادی ایک پر بم سے حملہ کیا گیا۔ ایک راہ گیر ہلاک اور 25 زخمی ہو گئے۔

○ علماء کونسل اور قومی یکجہتی کونسل کے رہنماؤں نے گزشتہ روز صدر فاروق احمد خان لغاری سے ملاقات کی۔ اور فرقہ واریت کے خاتمے کے سلسلے مین اور امن وامان کے قیام کے لئے ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کرائی۔

○ پیپلز پارٹی کے ایک ایم این اے عزیز میمن کے خلاف کرپشن کی شکایت پر تحقیقات شروع کر دی گئی ہے۔ یہ بات قومی اسمبلی کو وفاقی وزیر ڈاکٹر شیر افگن نے بتائی۔

○ سیالکوٹ سیکٹر میں بھارت کی طرف سے نصب کردہ او پی ٹاور کی چناب رینجرز کے ہاتھوں سے تباہی کے بعد پاک بھارت افواج میں جھڑپیں ہونے کی اطلاعات ملی ہیں۔ فائرنگ کے تبادلہ سے دو بھارتی فوجی ہلاک اور ایک پاکستانی شہری زخمی ہو گیا۔

○ مسلم لیگ کے کارکنوں کی طرف سے گولارچی سندھ میں نو تعمیر شدہ بھٹو شہید چوک پر توڑ پھوڑ کرنے اور پیپلز پارٹی کے جھنڈے اتارنے پر پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ کے کارکنوں کے درمیانی جھگڑا ہوتے ہوتے رہ گیا۔ دریں اثناء پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف کی گاڑیوں کے قافلہ پر لاٹھیوں اور پتھروں سے حملہ کر دیا جس سے دو کارکن زخمی ہوئے جبکہ اے این پی کے رہنما اجمل خٹک بال بال بچے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت سے ساز باز کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اب فیصلہ کن راؤنڈ ہو گا۔

○ وفاقی وزیر مملکت سینیٹر رضا ربانی نے سینٹ کو بتایا ہے کہ عدلیہ کی انتظامیہ سے علیحدگی کا کام 23۔ مارچ تک مکمل ہو جائے گا۔

○ جمیعت علمائے اسلام ف کے مرکزی نائب امیر سینیٹر حافظ حسین احمد نے کہا ہے کہ عمران خان یاسر عرفات بننے کی کوشش نہ کریں اور یہودی لابی کے ہاتھوں کھلونا نہ بنیں۔

○ ایران میں سیٹلائیٹ ڈشوں کے کاروبار نے پھر سے ترقی کرلی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ حالیہ انتخابات میں صدر رفسنجانی کے حامی اعتدال پسند عناصر بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئے جبکہ ڈشوں کے مخالف ہار گئے ہیں۔ صدر رفسنجانی کی بیٹی نے ڈشوں کی مخالفت کو غلطی قرار دیا تھا۔

○ حکومت پنجاب نے پرائیویٹ تعلیمی اداروں کی رجسٹریشن کے لئے 14 نئی شرائط عائد کر دی ہیں۔ دو لاکھ روپے کی ضمانت جمع کرانا ہو گی ہر ادارے کا اپنا کیمپس کھیل کا میدان اور اپنی لیبارٹری ہو۔ لائبریری میں کم از کم 5 ہزار کتابیں موجود ہوں۔ فیس 5 سو روپے ماہانہ سے زیادہ نہ ہو۔ اساتذہ کوالیفائیڈ اور کم از کم تعلیمی قابلیت ایم اے ایم ایس سی ہو۔ طالب علموں کی تعداد کم از کم 3 سو ہو۔ ملازمین مستقل اور سروس رولز کے تحت ہوں۔ جو ادارے یہ شرائط پوری نہیں کریں گے ان کی رجسٹریشن منسوخ کرنے کے لئے لائحہ عمل تیار کیا جائے گا۔

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے
زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
فون: دوکان 649، گھر 212300

اسلام آباد۔ لاہور۔ کراچی میں جائیداد کی
خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمیر ایسوسی ایٹس
وڈ ٹاپ پلازا۔ ایف ۱۰ مرکز اسلام آباد
فون دفتر: 051-291578
051-291579

طب یونانی میں
ہائی بلڈ پریشر کا شافی علاج
فشار کیپسول
حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
پنڈی بائی پاس
فون 0431-254634
فیکس 0431-219065

تریاق معدہ
خرابیٔ ہضم کا مؤثر علاج
کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا، طبیعت کو
شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔
ایک شیشی ہمیشہ گھر میں رکھیے!
پیٹ کے جملہ امراض کے لیے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ